besturdubooks.wordpress.com

اخبار بینی

تحریر

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس اللہ سرہ

یہ رسالہ آج سے تقریباً ایک سو ایک سال پہلے تھانہ بھون سے شائع ہوا تھا جس میں اخبارات کے مفاسد اور نقصان بیان کئے گئے، اس کے بعد بھی یہ رسالہ بعض رسائل میں شائع ہوتا رہا، اب عرصۂ دراز کے بعد افادۂ عام کے لئے اسے اس رسالہ کی زینت بنایا جا رہا ہے، بندہ نے حاشیہ کے طور پر اس میں مشکل الفاظ کو آسان، قرآنی آیات، احادیث شریفہ اور فقہی روایات کا حوالہ درج کیا ہے اور موضوع سے متعلق بعض احادیث کا اضافہ کر کے اس قدیم رسالہ کو آسان سے آسان تر بنانے کی کوشش کی ہے۔ محمد قاسم ملتانی غفر اللہ له

besturdubooks.wordpress.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ اخبار بینی

مؤلفہ

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا **اشرف علی** صاحب تھانوی قدس سرہ

بعد الحمد والصلوٰۃ اظہارِ مدعا کیا جاتا ہے کہ آج کل چونکہ طبائع میں اخبار بینی کا مذاق[1] اس درجہ پھیل گیا ہے کہ وہ مثل غذا بلکہ غذا سے بھی زیادہ ہو گیا ہے کہ کسی وقت بے غذا تو صبر بھی کر سکتے ہیں مگر بدوں اخبار بینی کے صبر نہیں آتا اور اکثر اس میں ایسا انہماک[2] ہوا ہے کہ کتبِ دینیہ کے مطالعہ کی طرف اصلاً التفات[3] یا اس کی ضرورت ذہن میں بھی نہیں رہی اور اس شغف میں دین کا بھی نقصان ہے جیسا کہ مجملاً معلوم ہوا اور مال کا بھی نقصان ہے کہ اکثر خرید کر دیکھتے ہیں یا دوسروں کو خریداری کی ترغیب دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ دوسرے بھائی کا نقصان بھی ایسا ہی ہے جیسا اپنا

---

[1] ذوق وشوق [2] بہت زیادہ مشغولیت [3] بالکل توجہ

besturdubooks.wordpress.com

نقصان۔ اور وقت بھی ضائع جاتا ہے جو انسان کے لئے مال سے بڑھ کر متاعِ گراں مایہ[1] ہے، ان مفاسد کو دیکھ کر بمشورہ بعض خیر خواہانِ اسلام اس کے متعلق حکمِ شرعی کا ظاہر کرنا مصلحت معلوم ہوا، پر جن لوگوں کے دلوں میں خود شرع ہی کی وقعت نہیں ان سے تو امید قبول موہوم محض ہے البتہ بہت سے حضرات ایسے ہیں جو شرع کو واجب الاتباع سمجھتے ہیں مگر ان کو کبھی یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ ایسا اشتغال شرع کے خلاف ہے ان سے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس تحریر سے منتفع ہوں گے۔

الآیات القرآنیہ

(الآیۃ الاولیٰ)...... ولما جاء ھم رسول من عند اللہ مصدق لما معھم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم کأنھم لایعلمون واتبعوا ماتتلوا الشیاطین علی ملک سلیمان......الآیۃ

(البقرۃ:۱۰۲)

ترجمہ:۔اور جب ان کے پاس خدا کی طرف سے رسول (محمد) آئے (اور وہ) اس کتاب کی جو ان (یہود) کے پاس ہے تصدیق بھی کرتے ہیں تو ایک گروہ نے اللہ کی کتاب (توراۃ) کو (جس میں ان رسول کی پیشین گوئی بھی ہے ایسا) پیٹھ پیچھے پھینکا کہ گویا ان کو کچھ خبر ہی نہیں اور ان (ڈھکوسلوں) کے پیچھے پڑ گئے جن کو سلیمان کی عہدِ سلطنت میں شیاطین پڑھایا کرتے تھے۔

(الآیۃ الثانیۃ)...... انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضآء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون ۔(المائدۃ:۹)

---

[1] قیمتی سرمایہ

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ:۔ شیطان تو بس یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کی وجہ سے تمہارے آپس میں دشمنی اور بغض ڈلوادے اور تم کو یادِ الٰہی سے اور نماز سے باز رکھے تو کیا (شیطان کے مکر پر اطلاع پائے پیچھے اب بھی) تم باز آؤ گے (یا نہیں)

(الآیة الثالثة)..... ومن الناس من یشتری لهوی الحدیث لیضل عن سبیل الله بغیر علم ویتخذها هزوًا اولئک لهم عذاب مهین۔ (لقمٰن:٦)

ترجمہ:۔ اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو واہیات قصے مول لیتا ہے تا کہ (لوگوں کو سنا کر) بے سمجھے بوجھے راہِ خدا سے بھٹکائے اور آیاتِ الٰہی کی ہنسی بنائے ایسے لوگوں کو (قیامت کے دن) ذلت کی سزا ہوتی ہے۔

(الآیة الرابعة)..... یاایها الذین امنوا لایسخر قوم من قوم..... الآیة

وفیها..... ولاتلمزوا انفسکم ولا تنابزوا بالالقاب..... الآیة

وفیها..... اجتنبوا کثیراً من الظن ..... الآیة

وفیها..... ولاتجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضاً..... الآیة

وفیها..... ان اکرمکم عند الله اتقاکم..... الآیة

(الحجرات: ۱۱۔۱۲۔۱۳)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! تمہیں چاہئے کہ ایک دوسرے سے ہنسی نہ کریں (اور اسی رکوع میں ہے) نہ آپس میں ایک دوسرے کو طعنے دو

besturdubooks.wordpress.com

اور نہ ایک دوسرے کو نام دھرو۔

(اور اسی میں ہے) بہت گمان کرنے سے بچتے رہو۔

(اور اسی میں ہے) اور نہ ایک دوسرے کے پیچھے ٹٹول میں رہا کرو اور نہ تم میں سے ایک ایک کو پیٹھ پیچھے بُرا کہے۔

(اور اس میں ہے) اللہ کے نزدیک بڑا عزت والا وہی ہے جو تم میں سے بڑا پرہیزگار ہے۔

(الآیة الخامسة)...... لاتقف ما لیس لک به علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اُلئک کان عنه مسئولاً۔

(بنی اسرائیل: ۳٦)

ترجمہ:۔ جس بات کا یقینی علم نہ ہو (اٹکل پچو) اس کے پیچھے نہ ہولیا کرو (کیونکہ) کان اور آنکھ اور دل ان سب سے (قیامت کے دن) پوچھ ہوتی ہے۔

الأحادیث النبویة

(الحدیث الاول) سباب المسلم فسوق۔..... الحدیث[1]

ترجمہ:۔ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔

---

[1] رواہ مسلم: باب قول النبی صلی الله علیه وسلم "سباب المسلم فسوق وقتاله کفر" وایضاً فی الصحیح للبخاری (ج ۱ ص ۱۲) "باب خوف المؤمن من ان یحبط عمله وهو لایشعر" وایضاً فی جامع الترمذی (ج ۲ ص ۱۹) "باب ماجاء فی الشتم"

besturdubooks.wordpress.com

(الحدیث الثانی) اذارأیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب۔۔الحدیث [1]

ترجمہ:۔ جب تم ثناخوانوں کوتعریف کرتے دیکھوتوان کے مونہوں میں مٹی بھرا کرو۔

(الحدیث الثالث) ان العبد لیقول الکلمۃ لایقولھا الالیضحک بہ الناس یھوی بھا العبد مما بین السماء والارض [2]

ترجمہ:۔ البتہ بندہ کوئی بات صرف اس لئے کہتا ہے کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے تو وہ اس کے سبب دوزخ میں گرایا جائے گا جس کی مسافت آسمان وزمین کی مسافت سے زیادہ ہوگی۔ [3]

---

[1] رواہ مسلم (ج۲ص۴۱۴) باب النھی عن المدح اذا کان فیہ افراط وخیف فیہ فتنۃ علی الممدوح۔۔

[2] رواہ البیھقی فی شعب الایمان (ج۴ص۲۱۳) رقم الحدیث(۴۸۳۲) و ایضاً فی الترمذی (ج۲ص۵۷) باب ماجاء من تکلم بالکلمۃ لیضحک بہ الناس نحوہ بمعناہ.

[3] ترمذی کی ایک روایت یہ بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشادفرمایا: "ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحک بہ القوم فیکذب ویل لہ ویل لہ ویل لہ "(ہلاکت ہے اس شخص کے لئے جولوگوں کوہنسوانے کی غرض سے جھوٹی بات کہتا ہے، ہلاکت ہے اس کے لئے، ہلاکت ہے اس کے لئے) ایک اورروایت میں اس سے بھی سخت وعیدآئی ہے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا:"ان الرجل لیتکلم بالکلمۃ لایریٰ بھا باسا یھوی بھا (بقیہ صفحہ ۳۷پرملاحظہ فرمائیں)

besturdubooks.wordpress.com

(الحدیث الرابع) من حسن اسلام المرء ترکه مالا یعنیه۔[1]

ترجمہ بیہودہ بات کو چھوڑنا ان چیزوں میں سے ہے جو انسان کے اسلام کو آراستہ کرنے والی ہیں۔

(الحدیث الخامس) لیس المؤمن بالطعان و لا اللعان و لاالفاحش و لاالبذیٔ۔[2]

ترجمہ:۔ یہ چار باتیں مؤمن کی شان سے نہیں (۱) طعن کرنا (۲) لعنت کرنا (۳) فحش بکنا (۴) بدخو ہونا۔

(الحدیث السادس) من عیر اخاه بذنب لم یمت حتی یعمله[3]

ترجمہ:۔ جوکوئی اپنے مسلمان بھائی کو کسی گناہ کی عار دلائے تو یہ بھی مرنے سے پہلے پہلے اس گناہ میں مبتلا ہوگا۔

(بقیہ صفحہ ۳۶) خریفا فی النار" (بعض اوقات آدمی نا سمجھی میں (یا بات کو معمولی سمجھ کر) کوئی ایسی بات کہتا ہے جس کی وجہ سے وہ ستر سال تک جہنم کی آگ میں گرایا جاتا ہے) رواهما الترمذی (ج ۲ ص ۵۷) باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحک به الناس.

[1] رواه الترمذی (ج۲ ص ۵۸) باب ماجاء من تکلم بالکلمة لیضحک به الناس.

[2] رواه الترمذی (ج۲ ص ۱۸) باب ماجاء فی اللعنة ..

[3] رواه الترمذی (ج۲ ص ۷۷) باب مِنْ باب ماجاء فی صفة اوانی الجنة .رقم الحدیث :۲۵۰۵..

besturdubooks.wordpress.com

(الحدیث السابع) لاتظهر الشماتة لاخیک فیرحمه الله و یبتلیک[1]

ترجمہ:۔ اپنے بھائی مسلمان کی مصیبت کے وقت خوشی ظاہر نہ کر (ایسا نہ ہو) کہ خداوند کریم اس پر رحم فرمائے اور تجھے اس میں گرفتار کرے۔

(الحدیث الثامن) اذامدح الفاسق غضب الرب تعالیٰ[2]

ترجمہ:۔ جب بدکار کی کوئی تعریف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ غصہ ہوتا ہے۔[3]

(الحدیث التاسع) من طلب العلم لیجاری به العلماء او لیماری به السفهاء ویصرف به وجوه الناس ادخله الله النار۔

ترجمہ جو شخص اس لئے علم سیکھتا ہے کہ علماء سے مباحثہ اور کمینوں سے جھگڑا اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے (قیامت

---

[1] رواه الترمذی (ج ۲ ص ۷۷) باب من باب ماجاء فی صفة اوانی الجنة ۔رقم الحدیث: ۲۵۰۶ ..

[2] معجم ابی یعلی (ص ۱۵۷ رقم الحدیث : ۱۷۲)

[3] اور معجم ابی یعلی کی ہی دوسری روایت میں ہے "اذا مدح الفاسق غضب الرب واهتز العرش" (جب فاسق آدمی کی تعریف ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور عرشِ (الٰہی) ہلنے لگتا ہے)

besturdubooks.wordpress.com

کے دن) دوزخ میں ڈالے گا[۱]

الحدیث العاشر اتخذالناس رؤسا جهالاً فافتوا بغیر علم فضلوا و اضلوا۔[۲]

ترجمہ:۔لوگ جاہلوں کو سردار بنائیں گے تو بغیر جانے بوجھے فتوے دیں گے خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو گمراہ کریں گے۔

(هذه الاحادیث کلها فی المشکوٰة)

یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ میں موجود ہیں۔

الروایات الفقهیة

(الروایة الاولیٰ) فی رد المحتار: اذا تردد الحکم بین سنة و بدعة کان ترک السنة راجحاً علی فعل البدعة۔[۳]

ترجمہ:۔ردالمحتار میں ہے کہ جب ایک حکم سنت اور بدعت میں دائر ہو تو بدعت کے مرتکب ہونے سے اس کا چھوڑ دینا بہتر ہے۔

(الروایة الثانیة) فی الدر المختار: القصص المکروه ان یحدثهم بمالیس له اصل معروف او یعظهم بما لایتعظ به اویزید وینقص۔[۴]

---

[۱] رواه الترمذی (ج ۲ ص ۹۴) باب ماجاء فیمن یطلب بعلمه الدنیا۔

[۲] رواه الشیخان :بخاری (ج ا ص ۲۰) باب کیف یقبض العلم .مسلم: (ج ۲ ص ۳۴۰) باب رفع العلم وقبضه ..

[۳] ردالمحتار (ج ا ص ۶۳۲) [۴] الدر المختار (ج ۶ ص ۴۲۲)

besturdubooks.wordpress.com

ترجمہ:۔ درمختار میں ہے کہ مکروہ قصہ بیان کرنا یہ ہے کہ لوگوں سے وہ قصہ بیان کرے جس کی اصل مشہور اور معلوم نہیں یا اس چیز کی نصیحت کرے جس پر خود عمل نہیں کرتا یا اصل قصہ اور مطلب میں کچھ زیادہ اور کم کر ڈالے۔

(الرواية الثالثة) في الدرالمختار: ومن السحت ما يؤخذ ......الي قوله.....وشاعرشعرومسخرة وحكواتي قال الله تعالى "ومن الناس من يشتري لهوالحديث ......في رد المحتار: قوله شاعر شعر لانه انمايدفع له عادة قطعاً للسانه......(قوله لهوالحديث)نزلت في النضر بن الحارث بن كلده كان...... يشتري اخبار العجم و يحدث بها قريشاً ......فيستمعون حديثه ويتركون استماع القران فانزل الله هذه الآية[1]

ترجمہ:۔ درمختار میں ہے خلاصہ یہ ہے کہ منجملہ اموال محرمہ کے وہ مال ہے جسے شاعر بذریعۂ شعر گوئی اور مسخرہ اور قصہ گو لیتا ہے۔ فرمایا حق تعالی نے بعض آدمی وہ ہیں جو لہوالحدیث یعنی کھیل کی بات خریدتے ہیں، ردمحتار میں ہے شاعر کو جو مال بذریعۂ شعر دیا جاتا ہے اس کی حرمت کی وجہ یہ لکھی ہے کہ اس سے اس کی زبان روکنے کو دیا جاتا ہے اور یہ آیت کہ من يشتري لهو الحديث نضر بن حارث کے حق میں اتری ہے وہ سوداگری کو ملک عجم میں جاتا وہاں سے اخبار عجم خرید

[1] الدرالمختار (ج ٦ ص ٢٢٣)

besturdubooks.wordpress.com

کرلاتا اور قریش سے بیان کرتا (اور کہتا کہ محمد تم سے عاد وثمود کا قصہ بیان کرتے ہیں اور میں تم سے رستم واسفندیار کا قصہ بیان کرتا ہوں) تو قریش اس کی بات اور حکایتیں سنتے اور قرآن سننا ترک کر دیتے تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(الرواية الرابعة) في الدرالمختار: من له قوت يومه بالفعل او بالقوة كالصحيح المكتسب يأثم معطيه ان علم بحاله لاعانته على المحرم..[1]

ترجمہ:۔ درمختار میں ہے جس کے پاس ایک دن کے کھانے کو بالفعل یا بالقوۃ [2] موجود ہے، بالقوۃ ایسے جیسے کوئی شخص تندرست کماؤ ہو تو اس کو دینے والا اگر اس کے حال سے واقف ہے تو گنہگار ہوتا ہے کیونکہ اس نے حرام پر اعانت کی۔

(الرواية الخامسة) في الدرالمختار: والاذان بالصوت الطيب طيب ان لم يزد فيه الحروف وان زاد كره له ولمستمعه وقوله احسنت ان لسكوته فحسن وان لتلك القرأة يخشى عليه الكفر اهـ[3]

ترجمہ:۔ درمختار میں ہے خوش آوازی سے اذان کہنی جائز ہے اگر

---

[1] الدرالمختار (ج ۲ ص ۳۵۴) [2] بالفعل کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس اتنے پیسے یا کھانے پینے کے لئے اتنا کچھ موجود ہو جس سے ایک دن کا گذارہ ہوسکتا ہو اور بالقوۃ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس پیسے یا کھانے پینے کے لئے تو کچھ نہ ہو لیکن اتنی ہمت اور طاقت ہو کہ وہ کما کر گذارہ کرسکتا ہو [3] الدرالمختار: (ج ۶ ص ۴۲۱)

besturdubooks.wordpress.com

ترجیع میں حروف زیادہ نہ جائیں اور اگر ترجیع سے حرف زیادہ ہو جائے تو قاری اور مؤذن اور اس کے سننے والے کو مکروہ ہے اور اگر سننے والے نے قاری خوش لہجگی اور ترجیع سے پڑھنے والے کو یہ کہا کہ تو نے خوب کیا تو اگر اس کے چپ رہنے کو کہا ہے تو بہتر ہے اور اگر اس قرأت محرمہ کی وجہ سے کہا تو اس پر کفر کا خوف ہے۔

ان آیات واحادیث وروایات کے بعد اول ایک مقدمہ[1] عرض کرتا ہوں وہ یہ کہ شرع میں تحریر کا حکم بمنزلِ تقریر کے ہے اور مطالعہ کا حکم مثل استماع کے ہے، جس چیز کا تلفظ وتکلم اور استماع گناہ ہے اس کا لکھنا اور چھاپنا اور مطالعہ کرنا بھی گناہ ہے، معلوم کرنا چاہئے کہ سب ناظرین اخبار کو معلوم ہے اخباروں میں بوجہ اس کے کہ ایڈیٹر اور نامہ نگار دین سے کم واقف یا بعضے بالکل ناواقف ہوتے ہیں اکثر یہ مضامین ذیل ہوتے ہیں جن کے تکلم واستماع[2] کے نہی پر دلائلِ شرعیہ وارد ہیں پس اخبار بھی منہی عنہ ہونگے۔

{۱}...... بے تحقیق خبریں جن کے منقول عنہ[3] کی کوئی توثیق وتصحیح کا اہتمام نہیں ہوتا جو کسی نے لکھ بھیجا چھاپ دیا یا کسی پرچہ میں دیکھا نقل کر دیا اور اکثر ایسی خبریں کلاً یا جزواً[4] غلط نکلتی ہیں جو حقیقت کذب[5] کی ہے جو قطعاً حرام ہے اور اگر کذب بھی متحقق نہ ہو لیکن غیر محقق ہونا یقینی ہے جس کو آیتِ خامسہ اور روایتِ ثانیہ بتلا رہی ہے۔

---

[1] مقدمہ کا حاصل یہ ہے کہ جس بات کا زبان پر لانا ممنوع ہے اس کا لکھنا بھی جائز نہیں، اسی طرح جس بات کا سننا ناجائز ہے اگر وہ بات تحریر کی شکل میں ہو تو اس کا پڑھنا بھی جائز نہیں۔ [2] بولنے اور سننے [3] اصل واقعہ [4] مکمل یا تھوڑی بہت [5] جھوٹ۔

besturdubooks.wordpress.com

{۲}......کسی کا عیب شایع کرنا اور اگر وہ راست [1] ہے تو غیبت ہوئی اور اگر خلافِ واقعہ [2] ہے تو بہتان ہے جس کو آیتِ رابعہ اور حدیثِ اوّل ممنوع کہہ رہی ہیں۔

{۳}......اور اکثر رد وقدح [3] واعتراض دوسروں کے کلام یا رائے پر بلاضرورت محض اخبار پُر کرنے کو یا اپنی حسنِ لیاقت جتلانے کو ہوتا ہے جس کو حدیثِ عاشر رد کر رہی ہے۔

{۴}......اکثر مناظرہ میں تمسخر وطعن و بے ہودگی سے کام لیا جاتا ہے جس کو آیت رابعہ وحدیثِ خامس معصیت بتلا رہی ہے۔

{۵}......کبھی مخاطب کے پچھلے قصے ذکر کے اس کو عار دلائی جاتی ہے جو بروئے حدیثِ سادس گناہ ہے۔

{٦}......کبھی کسی کی سزا یا کوئی اور ضرر بدنی یا مالی ذکر کے اس پر خوشی ظاہر کی جاتی ہے جو حسب حدیثِ سابع حرام ہے۔

{۷}......کبھی کسی کی بے جا خوشامد یا مدح خواہ راست ہو یا دروغ [4] کی جاتی ہے جو موافق حدیثِ ثانی کے مذموم ہے۔

{۸}......کبھی کسی کافر یا فاجر فاسق کی مدح نظماً یا نثراً کی جاتی ہے جس پر حدیثِ ثامن میں وعید آئی ہے۔

{۹}......اخباروں میں مضامین ہنسی دل لگی کے ہوتے ہیں جس میں حفاظتِ حدودِ شرعیہ کی رعایت نہیں ہوتی، اس کی وعید حدیثِ ثالث میں مذکور ہے۔

{۱۰}......بعض دفعہ اخباروں میں کچھ گفتگو دینی عقائد ومسائل پر بھی کی

---

[1] درست [2] جھوٹ [3] نقد وتبصرہ [4] یعنی خواہ سچی ہو یا جھوٹی

besturdubooks.wordpress.com

جاتی ہے اور اس میں بلا دلیلِ شرعی محض رائے سے بلکہ اکثر شریعت کے خلاف اور شریعت کو تحریف یا تکذیب کے ساتھ لکھا جاتا ہے، کوئی ڈاڑھی پر مضمون لکھتا ہے کوئی سود پر، کوئی اور کچھ جس کا اشد قبیح ہونا حدیثِ عاشرہ میں موجود ہے۔

{۱۱}......اکثر اخبار یا نامہ نگار لوگوں کے اندرونی حالات کی ٹٹول میں لگے رہتے ہیں جن کو وہ لوگ پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں اور یہ ان کو شائع کرتے ہیں۔ تجسس [۱] کی حرمت آیتِ رابعہ میں مصرّح ہے۔

{۱۲}......اکثر خبروں میں قرائنِ ظنّیہ سے نتائج اخذ کر کے ان پر حکم قطعی لگا دیتے ہیں [۲] ایسے ظن کا گناہ ہونا بھی آیتِ رابعہ میں منصوص ہے۔

{۱۳}......کبھی اپنے یا اپنے اخبار یا اپنے کسی متعلق کے کسی حال یا کمال پر فخر بھی کیا جاتا ہے جس کی بیخ کنی آیتِ رابعہ میں کی گئی ہے۔

{۱۴}......بعض اوقات کسی کو بُرے لقب سے خطاب کیا جاتا ہے اور اس

---

[۱] یعنی لوگوں کے معاملات کی کھود کرید [۲] یعنی اخبارات میں قابلِ مذمت ایک بات یہ بھی ہے کہ بعض حالات وواقعات جن کے بارے میں محض شک وشبہ اور وہم وگمان ہوتا ہے اسے اخباری ایڈیٹر اور صحافی حضرات یقینی اور قطعی طور پر اس طرح ذکر کرتے ہیں جیسے یہ کوئی آنکھوں دیکھا واقعہ ہو، جس سے بعض اوقات شرفاء کی عزتِ نفس مجروح ہوتی ہے، قرآن کریم میں ایسے وہم وگمان جن کی کوئی بنیاد نہ ہو کو گناہ قرار دے کر ان سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "یآایھا الذین آمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم" ......الآیۃ (اے ایمان والو! بہت گمان کرنے سے بچتے رہو، بے شک کچھ گمان گناہ ہوتے ہیں) نیز حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا " ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث" (خیال وگمان سے بچو، کیونکہ سب سے بڑا جھوٹ گمان ہوتا ہے (ترمذی ج ۲ ص ۱۹ باب ماجاء فی ظن السوء)

besturdubooks.wordpress.com

کوناظرین کی دلچسپی کا سبب سمجھتے ہیں، اس کی ممانعت بھی آیت رابعہ میں مذکور ہے۔

{۱۵}...... جو مضامین ان مفاسد سے خالی بھی رہ جاتے ہیں اور وہ بہت ہی قلیل ہوتے ہیں تاہم اکثر فضول اور بے فائدہ ضرور ہوتے ہیں کسی کا قصہ لکھ دیا جس سے کوئی صحیح غرض بجز تزئینِ اخبار کے نہیں، کسی کے معاملہ میں خواہ مخواہ دخل اور مشورہ دیدیا خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے حتیٰ کہ سلطنتوں کے معاملات میں فضول اوراق سیاہ کیے جاتے ہیں جس کا کوئی مقصد بجز اشتغال اور جولانِ فکر کے نہیں [1] اس کا ضرر بھی کسی درجہ میں حدیث رابع میں مذکور ہوا ہے۔

{۱۶}...... بعضے اخبار والے امراء سے اس بات کی تنخواہ پاتے ہیں یا وہ ان کی آؤ بھگت کرتے ہیں تاکہ اخبار میں ہماری برائی نہ لکھیں اس فعل اور اس آمدنی کا حرام ہونا روایتِ ثالثہ میں مذکور ہے۔

{۱۷}...... بعض دفعہ اخباروں میں کسی ایسے رسالے یا کتاب پر تقریر ریویو لکھتے ہیں جس میں بہت سے مضامین خلافِ شرع ہوتے ہیں یا کوئی ایسا ہی مضمون بدوں اس کے ابطال کے نقل کردیتے ہیں حتیٰ کہ کفار کی پیشین گوئیاں تک درج دیکھی گئیں ہیں، اس کی ممانعت کے لئے روایتِ خامسہ بس ہے یا اکثر بے اعتبار لوگوں کے

---

[1] یعنی بہت کم اخبار ایسے ہیں کہ جن میں ذکر کردہ مفاسد، منکرات ومحرمات نہ ہوں، لیکن ان میں بھی عموماً ایسی فضول اور بے ہودہ باتیں اور بے بنیاد قصہ کہانیاں ہوتی ہیں جنہیں محض اخبارات کی تزئین وآرائش کے لئے ذکر کیا جاتا ہے، گوکہ یہ چیزیں حرام اور ممنوع نہیں لیکن بے فائدہ، فضول اور لایعنی ہونے کی وجہ سے ان کا ترک بھی اسلام کے محاسن اور خوبیوں میں سے ہے، اوپر حدیث نمبر: ۴ میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد اور اس کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

besturdubooks.wordpress.com

اشتہارات درج ہوتے ہیں جس سے خلق پھنستی ہے، دھوکہ دینا حرام ہے اور حرام کی اعانت حرام ہے جس کا ذکر اسی روایت خامسہ میں بھی موجود ہے۔

کسی اخبار میں ناول نکلتے ہیں جو سخت مخرب اخلاق وخیالات[۱] ہیں اس کے لئے بھی وہی روایت کافی ہے۔

{۱۸}...... قطع نظر ان سب محظورات کے یہ بھی یقینی ہے کہ اس میں اشتغال اور انہماک ایسا ہو جاتا ہے کہ ضروریات دینی سے بھی غفلت ہو جاتی ہے اور علم دینی سے اعراض ہو جاتا ہے جس کی مذمت آیت اولیٰ وثانیہ وثالثہ میں صاف صاف مذکور ہے اور جس امر سے ایسا ناجائز امر لازم آئے وہ خود ناجائز ہو جاتا ہے۔

(اخبار) گو فی نفسہ مباح ہی ہو جیسا کہ روایتِ اولیٰ بدلالۃ النص اس پر دال ہے اور بھی بہت فروع فقہیہ اس کی مؤید ہیں۔

{۱۹}...... ایسے اخباروں کا خریدنا اور نامہ نگار بننا اور خریداروں کو ترغیب دینا یہ سب اعانت ہے ان ناجائز امور کی، اور اعانت ناجائز کی ناجائز ہے، روایتِ خامسہ میں اس کی تصریح ہے۔

{۲۰}...... بعضے اخبار والے بلا طلب یہ اخبار بھیجتے رہتے ہیں چونکہ یہاں نہ مبادلہ ہے نہ تعاطی، نہ ایجاب وقبول، اس لئے شرعاً یہ بیع نہیں ہوئی، اس صورت میں قیمت کا مطالبہ خود ناجائز ہے یا بعضے کچھ انعام وغیرہ کا لالچ دلا کر خریداروں کو آمادہ کرتے ہیں پھر اخیر میں حقیقت امر منکشف ہو کر اسی طرح مطالبۂ قیمت کے وقت بے لطفی ورنجش ہوتی ہے اور رنج وعداوت سے قطع نظر کر کے بھی ایسا جبر یا ایسا دھوکہ ناجائز ہے جیسا کہ ظاہر ہے۔

---

[۱] اخلاق وخیالات کو خراب کرنے والے۔

besturdubooks.wordpress.com

تنبیہ

اگر کسی اخبار کے بائع یا مشتری میں یہ مفاسد نہ ہوں تو میں حلال کو حرام نہیں کہتا لیکن اس کا مصداق بہت قلیل ہے۔

خیر خواہی

آدمی دنیا میں ذخیرۂ آخرت جمع کرنے کے لئے آیا ہے پس اصل کام اس کا شغل دینی ہے لیکن بضرورت اس شغل دینی کی اعانت اور تقویت کے دنیوی مشاغل کی بھی اجازت دی گئی ہے بشرطِ اعتدال اباحت، پس اسی قاعدے کو پیش نظر رکھ کر جو چیز اس دائرے سے باہر ہو اس سے مجتنب رہے اور اس قاعدے کی معرفت کے لئے کتب و رسائل دینیہ کا پڑھنا سننا اور علماء کی صحبت لازم سمجھے۔

وما علینا الا البلاغ

(کتبہ) محمد اشرف علی تھانوی عفی عنہ

۱۲ ررمضان المبارک ۱۳۲۳ھ